کیا بچوں کے نام صرف عربی زبان میں ہی رکھنا ضروری ہے؟

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3507

تاریخ اجراء: 14 رجب المرجب 1446ھ / 15 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا بچوں کے نام فقط عربی میں ہی رکھنا ضروری ہے یا اس کے علاوہ کسی اور زبان مثلا اردو فارسی وغیرہ میں بھی رکھ سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی نقطہ نظر سے ہر وہ نام رکھنا جائز ہے جو، اللہ تعالی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص نہ ہو، نہ بے معنی ہو، نہ ایسے کہ ان کا معنی معلوم نہیں، نہ اس کے معنی برے و مذموم ہوں، نہ فخر و تکبر پر مشتمل ہو، نہ اس میں ممنوعہ تزکیہ اور خود ستائی ہو اور نہ وہ نام کفار کے ساتھ خاص ہو، اور نہ ہی اس میں کسی اور لحاظ سے شرعی ممانعت ہو، اب خواہ اس کا تعلق عربی زبان سے ہو یا اردو فارسی کسی بھی زبان سے، وہ نام رکھنا جائز ہو گا۔

آج کل لوگ یونیک نام رکھنے کی دُھن میں کئی بار ایسا نام رکھ دیتے ہیں جو شرعی لحاظ سے ممانعت کے زمرے میں آرہا ہوتا ہے، لہذا یونیک کے بجائے شرعی قیودات کا لحاظ رکھ کر نام رکھنا چاہے، اور بہتر یہ ہے کہ انبیا کرام علیہم الصلوۃ والسلام، صحابہ کرام، صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء کرام رحمھم اللہ کے مبارک ناموں پر نام رکھے جائیں، کہ حدیث مبارکہ میں نیک لوگوں کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے: "تسموا بخیارکم" ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد 2، صفحہ 58، حدیث 2328، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

شرح النووی میں ہے "واعلم أن التسمي بهذا الاسم حرام و كذلك التسمي بأسماء الله تعالى المختصة به كالرحمن و القدوس والمهيمن وخالق الخلق ونحوها" ترجمہ: جان لو! یہ نام رکھنا حرام ہے

اسی طرح وہ اسماء جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں مثلاً رحمن، قدوس، مہیمن، خالق الخلق وغیرہ، اسماء بھی بطور نام رکھنا حرام ہے۔ (شرح النووی، جلد14، صفحہ122، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ردالمحتار میں ہے "ویؤخذ۔۔من قوله ولا بمافيه تزكية المنع عن نحو محيي الدين وشمس الدين مع مافيه من الكذب "ترجمہ: مصنف کے قول "اور وہ نام نہ رکھا جائے، جس میں خودستائی ہو" سے یہ اخذ کیا جائے گا کہ ممانعت مثل محی الدین وشمس الدین نام رکھنے میں ہے اور ساتھ ہی اس میں جھوٹ بھی ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الکراھیۃ، فصل فی البیع، جلد6، صفحہ418، مطبوعہ بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "نظام الدین، محی الدین، تاج الدین اور اسی طرح وہ تمام نام جن میں مسمی کا معظم فی الدین بلکہ معظم علی الدین ہونا نکلے جیسے شمس الدین، بدرالدین، نورالدین، فخر الدین، شمس الاسلام، بدر الاسلام وغیر ذٰلک، سب کو علماء اسلام نے سخت ناپسند رکھا اور مکروہ وممنوع رکھا، اکابر دین قدست اسرارھم کہ امثال اسلامی سے مشہور ہیں، یہ ان کے نام نہیں القاب ہیں کہ ان مقامات رفیعہ تک وصول کے بعد مسلمین نے توصیفاً انہیں ان لقبوں سے یاد کیا، جیسے شمس الائمہ حلوائی، فخر الاسلام بزدوی، تاج الشریعہ، یونہی محی الحق والدین حضور پر نور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ683، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ایسے نام جن میں تزکیہ نفس اور خودستائی نکلتی ہے، ان کو بھی حضور اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے بدل ڈالا، برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا کہ "اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرو۔" شمس الدین، زین الدین، محی الدین، فخر الدین، نصیر الدین، سراج الدین، نظام الدین، قطب الدین وغیرہا اسماجن کے اندر خودستائی اور بڑی زبردست تعریف پائی جاتی ہے نہیں رکھنے چاہیے۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ 604، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "یونہی یٰسین وطٰہٰ نام رکھنا منع ہے کہ اسمائے الٰہیہ واسمائے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، کیا عجب کہ ان کے وہ معنی ہوں جو غیر خدا اور رسول میں صادق نہ آسکیں تو ان سے احتراز لازم، جس طرح نامعلوم المعنی رقیہ منتر جائز نہیں ہوتا کہ مبادا کسی شرک وضلال پر مشتمل ہو۔" (فتاوی رضویہ، ج24، ص680، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: "بے معنی یا برے معنی والے نام ممنوع ہیں۔" (مراٰۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد6، صفحہ408، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مفتی صاحب ایک دوسری جگہ ایک حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "نہ ذلت کے نام رکھو، نہ فخر و تکبر کے۔"

(مرأۃالمناجیح شرح مشکوۃالمصابیح، جلد6، صفحہ409، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "حدیث سے ثابت کہ محبوبان خدا انبیاء و اولیاء علیہم الصلوۃ والثناء کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔" (فتاوی رضویہ، ج24، ص685، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں، جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں، ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نوٹ: ناموں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے احکام" پڑھیں۔ اس میں بچوں اور بچیوں کے بہت سے اسلامی نام بھی لکھے ہوئے ہیں، وہاں سے دیکھ کر کوئی سا بھی اچھا نام رکھا جا سکتا ہے۔ نیچے دیے گئے لنک سے یہ کتاب ڈاؤن لوڈ بھی کی جا سکتی ہے۔

https://www.dawateislami.net/bookslibrary/ur/naam-rakhnay-kay-ahkam

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم